محمد عمر فاروق

تین محبوب چیزیں

دنیا میں ہر شخص کو اپنی طبیعت اور مزاج کے مطابق پسند و ناپسند کا اختیار حاصل ہے۔ جب پسند و ناپسند کا پیمانہ مادی اشیاء پر ہی ٹھہر جائے تو پھر آدمی دنیا کی چاہت و طلب اور نہ ختم ہونے والی خواہشات کا بے دام غلام بن جاتا ہے۔ لیکن مقربان و محبوبانِ الٰہی کا مقصودِ حیات دنیا میں رہ کر بھی اپنی مرضی و منشاء کو دین کے تابع کر دینا ہوتا ہے اور ان کی پسندیدگی کا معیار یہ ناپائیدار دنیا نہیں تا بہ ابد قائم دین و آخرت قرار پاتا ہے۔

سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ''محسن انسانیت ﷺ نے تین چیزوں کی محبوبیت کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:

''تمہاری دنیا میں میرے قلب میں تین چیزوں کی محبت ڈال دی گئی ہے۔ ایک عورت، دوسری خوشبو اور تیسری نماز۔''

مولانا احمد سعید احمد دہلویؒ لکھتے ہیں کہ:

''شہاب الدین قلیوبی کی نوادرات میں پڑھا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے قلب میں تین چیزوں کی محبت ڈال دی گئی ہے تو مجہول کا صیغہ اس لیے استعمال کیا۔ تاکہ یہ ظاہر کیا جائے کہ مجھے اس میں کوئی دخل نہیں ہے بلکہ جس کے قبضہ میں قلب ہے۔ اُسی نے ان چیزوں کو محبوب بنا دیا ہے۔''

نبی علیہ السلام کی اپنی محبوب اشیاء مبارکہ کے متعلق فرمان سن کر وصیُ رسول ﷺ سیّدنا ابوبکر صدیق سلام اللہ علیہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔ آپ ﷺ کی طرف دیکھنا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہنا اور اپنا مال آپ ﷺ کی ضروریات پر خرچ کرنا''۔ امام عدل و حریت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، نے عرض کیا۔ مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔ لوگوں کو نیک باتوں کا حکم کرنا۔ بری باتوں سے روکنا اور سچی بات کہنا، خواہ کڑوی ہی کیوں نہ لگے۔ پیکرِ حلم و حیا سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، نے یہ سن کر فرمایا مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں مسکین کو کھانا کھلانا۔ السّلامُ علیکم کی اشاعت کرنا اور رات میں ایسے وقت نماز پڑھنا جب لوگ سو رہے ہوں۔ قضاء و شجاعت کے جوہر عظیم سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے دل میں بھی تین چیزوں کی محبت ہے۔ کفار کے ساتھ جہاد کرنا، مہمان نوازی کرنا اور گرمی کے موسم میں روزے رکھنا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان یہ باتیں کر رہے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السّلام تشریف لے آئے اور انہوں نے بارگاہِ نبوی ﷺ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو تین چیزیں محبوب ہیں۔ امانت کا اداء کرنا، احکام رسالت پہنچانا اور مساکین سے محبت کرنا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کو بھی تین چیزیں بہت محبوب ہیں۔ وہ زبان جو ہر وقت ذکر کرتی رہے۔ وہ قلب جو ہر حالت میں شاکر رہے اور وہ جسم جو ہر قسم کے مصائب پر صبر کرے۔

فقیہہ اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تک جب یہ روایت پہنچی تو انہوں نے بھی اپنے دل کی بات کہہ ڈالی اور فرمایا کہ مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔ لمبی لمبی راتوں میں علم حاصل کرنا۔ بڑائی اور فخر کی باتوں کو ترک کر دینا اور ایسا دل جو دنیا کے تمام بکھیڑوں سے خالی ہو۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر کی مجاوری۔ آپ ﷺ کی تربت اور آپ ﷺ کے حجرے کی حاضری۔ آپ ﷺ کے اہل بیت کی عزت و تعظیم۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو پتا چلا تو فرمایا کہ مجھے بھی تین چیزیں مجبوب ہیں۔ لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا۔ تکلف کی باتوں کو ترک کر دینا۔ تصوف اور احسان کے طریقے پر چلنا۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا تو ارشاد فرمایا کہ مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال کی پیروی کرنا۔ آپ ﷺ کے روحانی انوار سے برکات حاصل کرنا۔ آپ ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کے طریقے پر چلنا۔

اس دور میں مجددِ خطابت حضرت امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ: ’’مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔ قرآن حکیم کی تلاوت، عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور انگریز سے نفرت و بغاوت۔‘‘

یہ تو پاکباز، پاک نہاد اور نیک سرشت انسانوں کی پسند کا معیار تھا۔ ہم اپنے آپ پر اور اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو معلوم ہوگا کہ ہماری، ہمارے حکمرانوں اور حزب اختلاف کے رہنماؤں (الا ماشاء اللہ) کی خواہشات وتمناؤں کا محور و مرکز حبِ جاہ اور حبِ دنیا کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ جس کا انجام ہلاکت و بربادی ہے۔ دولت کی اندھی ہوس رشتوں کی پہچان ختم کر رہی ہے۔ جس سے ملک بدامنی و بے سکونی کے گرداب میں پھنس چکا ہے۔ جب تک ہم جھوٹی اناؤں کے خول کو نہیں توڑیں گے اور لاحاصل خواہشات کی کثرت کے منہ زور گھوڑے کو لگام نہیں ڈالیں گے۔ ہم اطمینان وسکون، طمانیت اور امن وامان جیسی سدابہار سوغاتوں سے بہرہ ور نہیں ہوسکتے جو درحقیقت دنیا و عقبیٰ میں مؤمن کی کامیابی کی کلید ہے۔

☆......☆......☆